بازار ساحری

کرشمہ کن و بازار ساحری بشکن

از جناب مولانا عبد اللہ العمادی

(۱)

ہرچند قرآن پاک نے پیشینگوئیوں سے بہت کم بحث کی ہے اور واقعات کی تاریخ بیان کرنے میں تو حصہ لیا ہی نہیں تاہم جہاں کہیں دیکھا کہ عوام میں کوئی ایسی بات مشہور ہے کہ اصل ایمان پر اس سے برا اثر پڑنے کا احتمال ہے وہاں فوراً واقعہ کی اصلیت بیان کر کے مناسب لفاظ میں تہمات کی تکذیب کر دی۔ گو اس زمانے کے ہوا پرستوں کو اس کے ماننے میں تامل ہوا لیکن بعد کی دریافتوں نے ثابت کر دیا کہ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ملہ

یہودیوں میں مشہور تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام شیطانوں کی پیروی کر کے کافر ہو گئے تھے ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں۔ جن پر خدا نے جادو اتارا ہے اور وہ لوگوں کو جادو کر کے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

اس افواہ سے اول تو حضرت سلیمان کی رسالت میں شک پڑتا تھا اور دوسرے بڑا شبہ یہ ہوتا تھا کہ جادو جب ایسی بری چیز ہے کہ اس کے اثر سے لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خدا نے اس کو فرشتوں پر کیوں اتارا؟ تباہ و ہلاک کرنے کی قدرت تو صرف خدا میں ہے پھر دو اور شخص اس میں کیوں شریک ہو گئے (تر؟)

کلام اللہ نے اس شبہ کو دو لفظوں میں صاف کر دیا ہے کہ "حضرت سلیمان" نے کفر نہیں کیا بلکہ

ملہ۔ تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۵۱۔

شیاطین کفر کرتے تھے ۔اور ہاروت و ماروت پر جادو خدا کی طرف سے اُترا نہیں تھا اور نہ وہ اُس کے ذریعہ سے کسی کو ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ اس سے انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔

ظاہر ہے کہ اس بیان کے بعد شبہ کی گنجایش باقی نہیں رہی تھی لیکن ہوا پرستوں کو اس وقت تک یقین نہ آیا جب تک موسیو مورگن کو آثار بابل میں وہ کتابے نہ ملے جن میں ہاروت و ماروت اور ان کی معشوقہ زہرہ کی سیاہ کاریوں کی پوری داستان درج ہے۔ان کتابوں سے جو پختہ اینٹ کی سلوں پر ہیں۔ قرآن مجید کے بیان کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے اور اس سے پایا جاتا ہے کہ یہ دونوں بظاہر تو ایسے فرشتہ صفت تھے کہ لوگ ان کو پادشاہ فرشتہ اور دیوتا سمجھتے تھے لیکن در اصل پھنسانے کے لئے انہیں بڑے بڑے ہتھکنڈے یاد تھے۔

کلام اللہ نے آج سے بہت پہلے اس غلط فہمی کو رفع کیا ہے اور مفسرین نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے امام رازی کہتے ہیں:۔

قرء الحسن "الملكين" بكسر اللام وهو مروی ایضًا عن ابن عباس ثم اختلفوا فقال الحسن کانا علجین اقلفین ببابل یعلمان الناس السحر وقیل کان رجلین صالحین من الملوك[1]	حسن بصریؓ نے "ملکین" کے لام کو زیر سے پڑھا ہے اور یہی ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے ۔اختلاف پھر اس کے بعد ہے چنانچہ حسنؓ کا قول ہے کہ ہاروت و ماروت بیدین و ناختنہ بریدہ تھے اور بابل میں لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ۔ایک روایت ہے کہ دو تون صالح بادشاہوں سے تھے ۔

ان بزرگون نے جن میں حضرت ابن عباسؓ اور حسنؓ بصری ایسے صحابی و تابعی شامل ہیں تصریح کردی کہ ہاروت و ماروت فرشتے نہیں تھے آدمی تھے اور یہی مشہور مفسر ضحاک کا بھی قول ہے

[1] تفسیر کبیر ۔ جلد ا ۔ صفحہ ۱۵۱ ۔

فتح البیان میں ہے۔

قال الضحاك هما ای هاروت و ماروت علجان من اهل بابل۔ [۱]

ضحاک کا قول ہے کہ ہاروت و ماروت بابل کے دو بیدین آدمی تھے۔

بیضاوی نے لکھا ہے کہ ہاروت و ماروت کا قصہ یہودیوں سے ماخوذ ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ یہ دونوں فرشتہ نہ تھے بلکہ فرشتہ صفت ہونے کی وجہ سے ان کا یہی لقب پڑگیا تھا۔ فرماتے ہیں:

وما روی انهما مثلا بشرین و رکب فیهما الشهوة..... فحکی عن الیهود... وقیل رجلان سمیا ملکین باعتبار صلاحهما ویؤیده قراءة الملکین بالکسر وقیل "ما انزل" نفی معطوف علی ماکفر وتکذیب للیهود فی هذه القصة [۲]

یہ جو روایت ہے کہ ہاروت و ماروت فرشتے سے آدمی بنائے گئے اور ان میں شہوت دی گئی .... تو یہ یہودیوں سے مروی ہے .... ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں آدمی تھے اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے لوگ انہیں فرشتہ کہتے تھے اور "ملکین" بالکسر کی قراءت اسی کی تائید کرتی ہے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ "ما انزل" نفی ہے اور "ماکفر" پر عطف ہے اور اس قصہ میں یہودیوں کی تکذیب ہے [۲]۔

صاحب تفسیر مظہری یہ لکھ کر کہ "ما انزل علی الملکین" میں "ما" نفی کے لئے ہے یعنی سحر خدا کی جانب سے نہیں اترا تھا۔ قصہ ہاروت و ماروت کے متعلق فرماتے ہیں:-

وهذه القصة من اخبار الاحاد [۳] بل من الروایات الضعیفة الشاذة ولا دلالة علیها فی القرآن بشیء ... وان

یہ قصہ خبر احاد [۳] بلکہ ضعیف و شاذ روایت سے منقول ہے اور قرآن میں اس پر کوئی دلیل نہیں...... اس قسم کی کوئی حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو

---

[۱] فتح البیان، جلد ۱ صفحہ ۱۳۴۔ [۲] بیضاوی شریف صفحہ ۷۰۔

[۳] خبر احاد وہ حدیث جس کا راوی اول صرف ایک شخص ہو۔ ایسی خبریں یقین کے لئے مفید نہیں ہوتیں۔

ھٰذہ الاخبار لم یرو منھا شیٔ صحیح ولا صحیح مروی ہے۔ اور نہ غلط۔
سقیم عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم[1]

ابن جریر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "ملکین" سے مراد جبریل و میکائیل ہیں اور ہاروت و ماروت "شیاطین" سے بدل ہے۔

ان کے خاص الفاظ یہ ہیں۔

اِتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمَانُ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى الْمَلَكَیْنِ وَلٰكِنَّ الشَّیَاطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔ فیکون معنیا با لملکین جبریل ومیکائیل لان سحرۃ الیھود فیما ذکر کانت تزعم ان اللہ انزل السحر علے لسان جبرئیل ومیکائیل الی سلیمان بن دؤد فاکذبھم اللہ بذلک واخبر نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ان جبریل ومیکائیل لم ینزلا بسحر وبرا سلیمان مما غلوہ من السحر واخبرھم ان السحر من عمل الشیٰطین وانھا تعلم الناس ذٰلک ببابل وان الذین یعلمونھم ذٰلک رجلان احدھما ھاروت والاٰخر ماروت فیکون ھاروت وماروت علی ھٰذہ التاویل ترجمۃ عن الناس وردًا علیھم۔"

یعنی یہودیوں کا گمان تھا کہ خدا نے جبریل و میکائیل کے ذریعہ سے حضرت سلیمان پر جادو اتارا ہے۔ خدا نے اس کی تکذیب کی کہ ان دونوں فرشتوں پر کچھ نہیں اترا۔ جادو تو شیاطین سکھایا کرتے ہیں۔ اور بابل میں ہاروت و ماروت نامی دو خاص آدمی ہیں جن کا یہی نام ہے۔
اس مطلب کو علامہ قرطبی نے بھی پسند کیا ہے اور ان کے نزدیک اس کے سوا کوئی تاویل

[1] تفسیر مظہری صفحہ ۸۶۔

قابل التفات نہیں۔ لکھتے ہیں۔ ھذا اولی ما قیل فیھا ولا یلتفت الی سواہ[1]۔"

— ۲ —

سحر کی تاثیر میں ہم خود کلام کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ البتہ فرماتے ہیں کہ "انہ خدع لا اصل لہ ولا حقیقۃ[2]"۔ یعنی سحر ایک قسم کا فریب ہے جس کی کوئی اصلیت وحقیقت نہیں۔"

یہ امر کہ سحر اگر کوئی چیز نہیں تو تخت بلقیس کے اٹھا لانے کا عفریت نے کیونکر دعوی کیا" خارج از بحث ہے اس لئے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طرفۃ العین میں تخت کے اٹھا لانے سے بہت جلدی اٹھا لانا مراد ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں:-

اختلفوا فی قولہ قبل ان یرتد الیک طرفک علی وجھین الاول انہ اراد المبالغۃ فی السرعۃ کما تقول لصاحبک افعل ذلک فی لحظۃ وھذا قول مجاھد[3]۔

غرض کہ ہاروت ماروت کو بعضوں نے فرشتہ لکھا ہے اور بعضوں نے آدمی لیکن اس آیت کو کسی نے متشابہ نہیں بتایا ہے

— (۳) —

اس ضمن میں ہم یہ بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ سحر وجادو سے حقیقی عربی تمدن کو بھی تعلق نہ تھا یہ بنائے فساد عرب میں غیر قوموں کے طفیل سے داخل ہوئی۔

اہل عرب ان چیزوں کو جو لطیف المآخذ اور دقیق الصنعت ہوتیں "سحر" کہا کرتے تھے۔

---

[1] فتح البیان ج ۱ ص ۱۳۳۔ [2] عینی ج ۲ ص ۵۶۹ طبع قسطنطنیہ وفتح البیان۔ ج ۱ ص ۱۳۲ طبع مصر [3] تفسیر کبیر ج ۶ ص ۵۶۶

اور جن چیزوں میں چابکدستی اور سحر کی سی کرشمہ سازی ہوتی کہ چیز اپنی اصلی حقیقت کے خلاف نظر آتی، اس کو "شعبدہ" کہتے تھے۔ یہ لفظ معرب ہے جس کے معنی افسون کے ہیں۔ سحر میں اصلی چیز فریب ہے۔ جس شخص پر سحر ہوتا اس کو فریفتہ (فریب دادہ) کہتے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر عزیزی میں آلات صنعت و مکانیکس اور یورپ کی گھڑیوں کو بھی ایک قسم کے سحر میں شمار کرتے ہیں۔[۱]

جاہلیت میں عرب کے قرب و جوار میں جو قومیں رہتی تھیں ان کا گمان یہ تھا کہ سحر و شعبدہ کا استفادہ جوہروں کے خواص اور حسابی امور میں اور مطالع نجوم کے علم سے ہوتا ہے جس پر سحر کرنا ہوتا اس کی صورت کا ایک ہیکل بناتے اور اس کے لئے ایک مخصوص وقت کے منتظر رہتے جس میں خاص خاص ستارے نکلتے ہیں اور اس کے ساتھ کچھ جملے ملا کر شیطانوں سے فریادی ہوتے تھے جس شخص پر سحر ہوتا ان کے خیال میں ان سب باتوں کی وجہ سے اس کی عجیب حالت ہو جاتی او حقیقت بدل جاتی۔ اس غرض کے لئے جن و شیاطین کو غلام بنانے کے لئے قربانی اور بھینٹ چڑھایا کرتے تھے اور اس فن میں بہت سی کتابیں بھی تصنیف کی تھیں جن میں ابن وحشیہ کلدانی کی کتاب الفرابین زیادہ مشہور ہے جس کو اس نے عربی میں ترجمہ کیا تھا۔

عہد تمدن میں جب غیر قومیں اسلام کے زیر اثر آئیں اور مسلمانوں سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا اور اکثر لوگ مسلمان بھی ہوئے تو مسالہ سحر کی اصلاح پر بھی توجہ کی اور اب یہ کہنے لگے کہ ہم "لوگ خدا کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں تضرع کیا کرتے ہیں، شیاطین و ارواح کو اس کے نام کی قسم دیتے ہیں"

---

[۱] شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہٗ کی اصل عبارت یہ ہے:۔ "قسم ہفتم سحر حیل است باستعانت آلات عجیبہ الصنعت امور غریبہ حادث کنند و اتخاذ آن آلات بیشتر بر تعمق در ریاضات مبنی می باشد مثل حیل بنی موسی و آلات ساعت شناسی کہ فرنگیان می سازند" (فتح العزیز مطبوعہ ۱۲۶۴ھ صفحہ ۲۵۸)۔

عربی میں "حیل" آلات کو کہتے ہیں اور بنی موسی سے مراد موسی بن شاکر کے تینوں بیٹے محمد و احمد و حسن ہیں جو بہت سے عجیب و غریب آلات کے موجد گزرے ہیں۔

اور نفسانی خواہشوں کو ترک کرکے عبادت کا التزام رکھتے ہیں لہذا جن وشیاطین وارواح ہماری اطاعت وخدمت کرتے ہیں۔ ہمارے امر و نہی کے مطابق تصرف کیا کرتے ہیں اور خدا کے نام سے قسم دینے کی وجہ سے مطیع رہتے ہیں اس لئے کہ اسمار الٰہی کی خاصیت یہ ہے کہ ان کو مطیع کرسکتے ہیں"۔

قدیم زمانہ کفر و جہالت میں جادوگروں نے بہت سی کتابیں سحر میں لکھی تھیں۔ مثلاً کتاب آریوس بن اصطفان بن بطلینس رومی جو رومی افسونگروں میں سب سے بڑا عالم اور سربرآوردہ قوم کے لقب سے ملقب تھا۔ اُس نے اپنی کتاب میں جنوں اور دیووں کے حسب ونسب اور ابلیس کی اولاد اور ملکوں میں ان کے متفرق ہونے کا تذکرہ کیا ہے اور ان میں ہر جنس سے جو علل وارواح واستہلاکات وافعال مخصوص ہیں سب کو بیان کیا ہے۔ ایک دوسری کتاب لوحق ساحر کی ہے جس میں جنوں کی سرشت وسوالید ومواخید اور سرکش ارواح کا بیان ہے یہ کتاب آریوس رومی کی کتاب سے بڑی ہے۔

محمد بن اسحاق صاحب مغازی وسیر کا بیان ہے کہ خلفائے بنی عباس کے زمانہ میں اور خصوصاً بعہد خلیفہ مقتدر باللہ عباسی افسانوں اور خرافات سے بڑی دلچسپی لیجاتی تھی۔ اس وجہ سے افسانہ نویسوں نے خرافات میں کتابیں تصنیف کیں اور جب تدریج میں آیا اُن میں جھوٹ بکا۔ اس قسم کے خرافات بہت سے لوگ بنایا کرتے تھے جن کو علامہ ابن الندیم بغدادی نے مع نام ولقب بیان کیا ہے علمی کتابوں کے ضمن میں جب سحر کی کتابیں بھی عربی میں ترجمہ ہوئیں تو عوام پوری طرح سے ادھر ملتفت ہوئے۔ اس لئے کہ وہم یہ سمایا ہوا تھا کہ سحر کے ذریعہ سے ہر قسم کے عجیب وغریب کام مثلاً ابھارنا۔ توجہ دینا۔ تسلط بٹھانا۔ فوجوں کو شکست دینا۔ دشمنوں کو قتل کرڈالنا۔ پانی پر چلنا اور دور و دراز مسافتوں کو تھوڑی دیر میں قطع کرنا ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ سحر میں اکثر کتابیں تالیف ہوئیں۔

اس کا بادی ابن ہلال تھا۔ پیشتر اہل عرب ان امور سے ذرا بھی واقف نہ تھے۔ یہ دروازہ اسی نے کھولا۔ وہ اس فن میں سرآمد تھا اور اس نے اکثر کتابیں لکھی تھیں مثلاً۔

۱- ارواح پراگندہ -

۲- مفاخر اعمال -

۳- تفسیر اقوال شیاطین بحضرت سلیمان علیہ السلام -

۴- عہد سلیمانؑ باشیاطینؑ اس کے بعد ابن ہلال کے بہت سے مقلد نکل آئے جنہوں نے اپنی تصانیف میں اس کی پیروی کی۔ مثلاً ابن امام - صالح حدیری - عقبہ اذرعی - ابو خالد خراسانی - ابن ابی رصاصہ - خلف بن یوسف - حماد بن مرہ - وغیرہ وغیرہ جن کے نام گنانے سے کچھ حاصل نہیں -

مسلمانوں میں شعبدہ کا بھی رواج نہ تھا۔ پہلے پہل عبید الکیس (فرزانہ) اور ایک اور شخص نے جو قطب الرحا کے نام سے مشہور تھا اس بازی گری میں نام پیدا کیا۔ اس فن میں ان دونوں کی کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً عبید فرزانہ کی کتاب شعبدہ و کتاب الخرافات اور قطب الرحا کی کتاب جس میں چابکدستی اور ریزہ ریزہ کر ڈالنے اور بیخ کنی کا بیان ہے اور ایک اور کتاب جس میں تلوار اور لکڑی اور پتھر اور چونا نگل لینے اور صابون و شیشہ چبانے اور کھانے کا تذکرہ ہے اور ان سب کی تدبیریں اور طریقے لکھے ہیں [۲]

غرض کہ اسلام کو ان نکمے خرافات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ آلائش جس سے اس کا دامن آلودہ ہوا یونانی اور رومی تمدن کا بقیہ تھی اور اس پر علماء اسلام نے سخت اعتراضات کئے اور سحر و شعبدہ میں مشغول ہونے والوں کی بڑی توبیخ کی -

---

[۱] کتاب الفہرست صفحہ ۳۱۱ طبع لیپزگ ؛

[۲] کتاب الفہرست صفحہ ۳۱۲